سلسلہ نقشبندیہ اویسیہ کے شیوخ کے باہمی روحانی رابطے کا تحقیقی جائزہ

محمد محمود احمد گیلانی

ریسرچ اسکالر: شعبہ علومِ اسلامی

Abstract:

The spiritual contact among the Sufi's is called Awaisia affiliation. Awaisia affiliation actually means spiritual gain. Although Hazrat Awais Qarni lived during the times of Hazrat Muhammad Sallallah -o- Alliha wasllam yet he did not enjoy the company of Prophet Sallallah -o- Alliha wasllam in person. He infact received the spiritual bounties from the Prophet Sallallah -o- Alliha wasllam directly through spiritual contact. In view of the above any one receiving spiritually from any other saint is called Awaisia affiliation. The saints included in the chain of saints in silsalaha Naqshbandia Owaisia will be discussed in the light of Quran and Sunna as well as in historical context.

سلسلہ نقشبندیہ اویسیہ کے شیوخ کے باہمی روحانی رابطہ کے تحقیقی مطالعہ سے قبل ذیل میں سلسلہ نقشبندیہ اویسیہ کا شجرہ درج کیا جاتا ہے۔

شجرہ سلسلہ نقشبندیہ اویسیہ

1۔ الٰہی بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ 2۔ الٰہی بحرمتِ حضرت ابوبکر صدیق ؓ

3۔الٰہی بحرمتِ حضرت امام حسن بصریؒ 4۔الٰہی بحرمتِ حضرت داؤد طائیؒ

5۔الٰہی بحرمتِ حضرت جنید بغدادیؒ 6۔الٰہی بحرمتِ حضرت عبید اللہ احرارؒ

7۔الٰہی بحرمتِ حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامیؒ 8۔الٰہی بحرمتِ حضرت ابوایوب محمد صالحؒ

9۔الٰہی بحرمتِ حضرت سلطان العارفین خواجہ اللہ دین مدنیؒ

10۔الٰہی بحرمتِ حضرت مولانا عبدالرحیمؒ

11۔الٰہی بحرمتِ ختم خواجگان خاتمہء من وخاتمہء مولانا اللہ یار خان بخیر گرداں (1)

سلسلہ نقشبندیہ اویسیہ کے شیوخ کے شجرہ نصب کے بعد اب ان شیوخ کے باہمی رابطہ جسمانی وروحانی کا تحقیقی مطالعہ کیا جائے گا خصوصاً روحانی رابطہ کے بارے میں مفصل اور نتیجہ خیز بحث کی جائے گی تاکہ روحانی رابطہ کے بارے میں حقیقی صورت حال واضح ہو۔

نبی آخر الزمان ﷺ کی بعثت نے انسانیت کو کفر و فجور سے نکال کر نیا ایمان وایقان، نئی زندگی وروشنی نئی طاقت وحرارت، نیا معاشرہ ونسل سے سرفراز کیا آپ ﷺ کی ذات جامع اور اکمل تھی۔ آپ حکمران بھی تھے اور جرنیل بھی، مفکر بھی اور فقیہہ ومفتی بھی غرضیکہ آپ ﷺ جمالِ انوار وکمال کا مخزن تھے آپ ﷺ کی تربیت نے صحابہؓ میں روحانیت کی بلندی پیدا کی قلب کی کدورت دور کی اخلاقی ستھراپن پیدا کیا مادیت سے چھٹکارا دلایا، خواہشات نفسانی کا سر قلم کیا اور تابع کون ومکاں بنایا۔ آپ ﷺ کے وصال کے بعد آپ کے انوارات وتجلیات کی کرنوں کو سمیٹنے والے صحابہؓ میں سے کوئی مفسر بنا تو کوئی محدث، کوئی فقیہی کہلایا تو کوئی مفتی، کوئی جرنیل تو کوئی فاتح، کوئی شجاع تو کوئی دلیر یعنی وہ تمام صفات وکمالات جو آپ ﷺ کی ذات میں جمع تھے اب اس کی کرنیں سب میں تقسیم ہوگئیں اور وہ دُنیا میں ممتاز ہوگئے۔

علوم ظاہریہ کو سمیٹنے والے مفسر ومحدث کہلائے اور علوم باطنیہ کو اپنے سینہ میں سمونے والے اولیاء صوفیاء معروف ہوئے مفسرین نے علوم قرآنی کو روشناس کرایا قرآن کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے لیا تھا لہذا اس میں کوئی ذی روح تغیر وتبدل نہ کرسکا محدثین نے علوم حدیث کو ہم تک پہنچایا اور حدیثوں میں ہونے والی آمیزش کو راویان نے محفوظ ومامون کرکے ہم تک پہنچایا اور یہ محدثین کا سلسلہ راویان کہلایا۔ اولیاء وصوفیاء نے یہ دولت قلبی مخزن کونین کے سینہ اطہر سے حاصل کی تو یہ دولت حاصل کرنے والے سلاسل اولیاء اللہ کہلائے جس طرح حدیث کے راویان سے پتہ چلتا ہے کس نے کس سے حدیث کب کہاں حاصل کی اس طرح سلاسل اولیاء اللہ سے معلوم ہوتا ہے کہ کس نے برکات نبوی ﷺ کب اور کس زمانے میں کس طرح حاصل کیں اس کو سلسلہ بھی کہتے ہیں اور شجرہ بھی۔ آنحضور ﷺ سے برکات ظاہری وباطنی صحابہؓ کو ان سے تابعین کو اور پھر تبع تابعین کو ملیں اور دُنیا میں پھیلتی چلی گئیں اور پھر ان برکات ظاہریہ کو جنہوں نے اکٹھا

کیا وہ بعد میں چار فقہی مذاہب معروف ہوئے اور برکات باطنیہ کو سمیٹنے والے چار سلاسل مشہور ہوئے۔ ان سلاسل میں جو سلاسل سب سے زیادہ معروف ہوئے وہ نقشبندی، قادری، چشتی اور سہروردی ہیں ان سلاسل کے شجرے یا سلسلے اس بات کے گواہ ہیں کہ کس نے کس سے کب اور کس طرح برکات قلبی حاصل کیں۔ ان برکات قلبی کو صحابہؓ نے آنحضور ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر حاصل کیا لیکن ایک نسبت (روح سے روح کا تعلق) یا برکت ایسی بھی تھی جو آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے بغیر حاصل ہوئی یہ نسبت اویسیہ نسبت کہلاتی ہے۔

نسبت اویسیہ کی حقیقت

آنحضور ﷺ کے عہد میں ایک بزرگ حضرت اویس قرنیؒ تھے ایک دفعہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ ﷺ سفر میں تھے حضرت اویس قرنیؒ اپنی بوڑھی والدہ کی وجہ سے ٹھہر نہ سکے اور واپس آ گئے اور بارگاہ نبوی ﷺ میں حاضری نصیب نہ ہو سکی لیکن ان کے مقام و مرتبہ کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ ''اویس احسان اور مہربانی کے اعتبار سے بہترین تابعین میں سے ہے'' بعض اوقات یمن کیجانب روئے مبارک کر کے آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ ''میں یمن کی جانب سے رحمت کی ہوا آتی ہوئی پاتا ہوں''

انہیں کے بارے میں آپ ﷺ نے مزید فرمایا کہ ''میری امت میں ایک شخص ایسا ہے جسکی شفاعت سے قبیلہ ربیعہ و مضر کی بھیڑوں کے بال برابر گناہگاروں کو بخش دیا جائے گا'' (2) آنحضور ﷺ نے حضرت عمرؓ و حضرت علیؓ کو وصیت کی تھی کہ میرے بعد اویس قرنیؒ سے ملنا میرا اسلام دینا اور امت کے لئے ان سے دُعا کروانا تو حضرت اویس قرنیؒ وہ تھے جنھوں نے بارگاہ نبوی ﷺ میں حاضر ہوئے بغیر اپنے دل میں قلب نبوی ﷺ سے قرب حاصل کیا اور انکی روح نے حضور ﷺ کی روح پرفتوح سے اکتساب فیض کیا یہ فیض غائبانہ اور تعلق قلبی حضرت اویس قرنیؒ کو آنحضور ﷺ سے ظاہری جسمانی رابطہ کے بغیر حاصل ہوا اس لئے انکے نام کی وجہ سے یہ برکات قلبی نسبت اویسیہ کہلائیں اس نسبت اویسیہ کی مزید وضاحت حضرت شاہ ولی اللہؒ نے ہمعات میں ان الفاظ کے ساتھ کی ہے۔

مشائخ عظام میں ایک سلسلہ اویسیہ (☆) بھی ہے۔ جس کے سردار خواجہ اویس قرنیؒ ہیں ان کو حضور اکرم ﷺ سے روحانی طور پر فیض حاصل ہوا اور شیخ بدیع الدینؒ کو بھی حضور اکرم ﷺ سے روحانی طور پر فیض ملا اور وہ ہندوستان کے کبار مشائخ سے ہوئے ہیں (3)

فیض بذریعہ روح

روح سے کیسے فیض حاصل کیا جاتا ہے۔ ذیل میں اس کا تحقیقی جائزہ لیتے ہیں۔

آنحضور ﷺ کی انبیاء کی ارواح سے ملاقات

تفسیر ابن کثیر میں واقع معراج کے سلسلہ میں مذکور ہے کہ "ثم لقی رواح الانبیاء فاثنوعلی ربھم" ترجمہ: ''پھر حضور اکرم ﷺ نے انبیاء کی اروح سے ملاقات کی اور ان ارواح نے اللہ تعالیٰ کی صفت وثناء کی'' (4)

حضرت ابن مسعود سے مروی ہے کہ '' حضور نے فرمایا کہ میں معراج کی رات حضرت ابراہیمؑ ، حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ سے ملا آپس میں قیامت کے متعلق گفتگو ہوئی سب نے حضرت ابراہیمؑ کی طرف اشارہ کیا پھر حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ کی طرف مگر سب حضرات نے فرمایا ہمیں قیامت کے متعلق کوئی علم نہیں'' (5)

روح سے کسب فیض

آنحضور ﷺ کو واقعہ معراج پر اللہ تعالیٰ سے پچاس نمازوں کا تحفہ ملا جو حضرت موسیٰؑ کے مشورہ پر اللہ کے پاس بار بار لوٹ جانے کے سبب پانچ رہ گئیں مشکوۃ کے باب المعراج میں مذکور ہے۔ '' حضور ﷺ نے فرمایا میرا گزر حضرت موسیٰؑ پر ہوا انہوں نے پوچھا آپ کو کس چیز کا حکم ہوا میں نے کہا دن رات میں پچاس نمازوں کا انہوں نے فرمایا آپ کی امت پچاس نمازوں کی طاقت نہیں رکھتی میں نے آپ ﷺ سے پہلے لوگوں کا بڑا تجربہ کیا اور بنی اسرائیل کی اصلاح میں نہایت درجے کی کوشش کی پس آپ ﷺ اپنے رب کے پاس لوٹ جائیں اور تخفیف کی درخواست کریں'' (6)

مشکوۃ کے باب المعراج میں مذکور ہے۔ 'حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ معراج کی رات میری ملاقات حضرت ابراہیمؑ سے ہوئی آپ نے فرمایا اپنی امت کو میرا اسلام پہنچائیں اور انہیں بتائیں کہ جنت پاک صاف مٹی ہے پانی میٹھا ہے صاف میدان ہے اس میں باغ لگانے والے یہ کلمات ہیں 'سبحان اللہ' (7)

روح سے اجرائے فیض

امام رازی نے حضرت صدیق اکبرؓ کا واقعہ تفصیل سے لکھا ہے جب تجہیز وتکفین سے فارغ ہوئے تو صحابہؓ نے چارپائی اٹھائی اور اس حجرہ کے دروازہ پر رکھ دی جس میں نبی کریم ﷺ مدفون تھے'' جب حضرت ابوبکرؓ کا جنازہ اٹھا کر دروازے کے سامنے رکھا گیا اور آواز دی گئی السلام علیکم یارسول اللہ ﷺ یہ ابوبکرؓ دروازہ پر ہے اچانک دروازہ کھل گیا اور قبر کے اندر سے آواز آئی حبیب کو حبیب کے پاس لاؤ۔ (8)

ابن ابی شیبہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک کے پاس آیا اور عام رماد کی قحط سالی کی شکایت کی اس نے حضور ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ اسے حکم دے رہے ہیں کہ عمرؓ کے پاس جاؤ اور کہو کہ نماز استسقاء پڑھائیں۔ (9)

مشکوۃ شریف میں حرہ کی جنگ کے دوران حضرت سعید بن المسیبؒ کے ساتھ پیش آنے والے واقعہ میں مذکور

ہے کہ فرمایا: ''ایام حرہ میں تین دن تک مسجد نبوی میں نہ آذان ہوئی نہ امامت اور سعید بن المسیبؒ برابر مسجد نبوی میں رہے انہیں نماز کے وقت کا علم صرف اس آواز سے ہوتا تھا جو نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک میں سنائی دیتی تھی'' (10)

ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضور ﷺ کے صحابہؓ میں ایک شخص نے قبر پر خیمہ کھڑا کرلیا اور اسکو خیال نہ تھا کہ یہ قبر ہے پس ناگہاں انہوں نے دیکھا کہ اس کے اندر ایک انسان سورۃ تبارک الذی بیدہ الملک پڑھ رہا ہے یہاں تک کہ اس نے سورۃ کو ختم کرلیا۔ (11)

حضرت سلطان باہوؒ اولیا اللہ شہداء کی ارواح سے فیض یاب ہونے اور طالب کو اس کے فوائد کے ضمن میں فرماتے ہیں '' یہ راہ قبور اولیاء اللہ و شہداء سے مدد لینے سے کشادہ ہوتی ہے کہ ہر ایک سے روحانی ملاقات کر کے ان سے فیض یاب ہوکر اور ارواح مقدسہ سے ملاقات کرنے، ان سے فیض پانے سے طالب کو ظاہری باطنی دلجمعی حاصل ہوتی ہے''(12)

ارواح سے تربیت

احوال واذکار میں شرف الدین احمد یحییٰ منیری کے بارے میں مذکور ہے۔ ''مخدوم نے ایسی ہی جگہوں میں عمر کا معتد بہ ریاضت و مجاہدات میں بسر کیا اور پایا جو کچھ کہ پایا آپ نے جتنے ارباب تصوف اس وقت میں موجود تھے کسی کا بار منت نہیں اٹھایا آپ کی تربیت خاص روح نبوی ﷺ سے ہوئی'' (13) حضرت سلطان باہوؒ اپنی کتاب کلید التوحید میں روح سے اخذ فیض کے ضمن میں لکھتے ہیں '' کہ فقیر نے اس رسالہ کو بحکم الٰہی (الہام) و باجازت (روحانی) جناب سرور کائنات ﷺ لکھا ہے یہ رسالہ منظور نظر آنجناب ﷺ ہوگیا ہے اس کی نسبت آنجناب ﷺ سے ارشاد ہوا کہ اس رسالہ کا حرف بحرف حضور ﷺ مشاہدہ بخشے گا '' (14)

ارواح سے امداد و اعانت

حضرت مجدد الف ثانیؒ روح کے افعال اور اس کی امداد و اعانت کے ضمن میں فرماتے ہیں۔ ''میرے مخدوم! روح کا ایسے افعال کا اختیار کرنا اور کر گزرنا جو اجسام کے افعال کے مناسب ہیں اس جسد مکتب کے سبب ہے اسی قبیلہ سے اولیاء کرام کی ارواح مقدسہ کی امداد و اعانت ہے جو جسمانی امداد کی طرح اثر دکھاتی ہے جیسے دشمنوں کو ہلاک کرنا اور دوستوں کی مدد کرنا مختلف وجوہ اور مختلف طریقوں سے''(15)

شیخ شہاب الدین سہروردیؒ و فیض باطنی

عوارف المعارف میں شیخ شہاب الدین سہروردیؒ کے فیض باطنی کے بارے میں مذکور ہے۔

''شیخ شہاب الدین سہروردیؒ اپنے چچا ضیاء الدین ابو النجیب سہروردیؒ صاحب '' آداب المریدین''

سے بیعت ہوئے اور فرقہ خلافت حاصل کیا اور سہروردیہ سلسلہ کے بانی کہلائے آپ نے حضرت عبدالقادر گیلانیؒ قدس سرہ سے بھی فیض باطنی حاصل کیا''(16)

شاہ ولی اللہؒ اور روحانی فیض

شاہ ولی اللہؒ سلسلہ اویسیہ میں فیض روحانی کی وضاحت میں لکھتے ہیں مشائخ عظام میں ایک سلسلہ اویسیہ بھی ہے جس کے سردار خواجہ اویس قرنیؒ ہیں۔ان کو رسول اکرم ﷺ سے روحانی طور پر فیض حاصل ہوا اور شیخ بدیع الدین کو بھی حضور اکرم ﷺ سے روحانی طور پر فیض ملا اور ہندوستان کے مشائخ کبار میں سے ہیں(17) مشاہدات و معارف میں شاہ ولی اللہؒ آنحضور ﷺ سے براہ راست فیض تربیت کے ضمن میں فرماتے ہیں۔''رسول اللہ ﷺ نے مجھے خود بہ نفس نفیس سلوک کے راستے پر چلایا اور اپنے مبارک ہاتھوں میں میری تربیت فرمائی چنانچہ میں آپ ﷺ کا اویسی اور برائے راست آپ ﷺ کا شاگرد ہوں اور اس معاملہ میں میرے اور آپ ﷺ کے درمیان کوئی واسطہ نہیں''(18)

شاہ ولی اللہؒ قرآن عظیم میں آنحضور ﷺ کے براہ راست شاگرد ہیں آپ فرماتے ہیں۔''اگر تم سچی بات پوچھو تو میں قرآن عظیم کا براہ راست اسی طرح شاگرد ہوں جس طرح رسالت ماب ﷺ کی روح کا اویسی ہوں''(19)

روح سے اخذ فیض کا طریقہ

شاہ ولی اللہؒ روح سے اخذ فیض کے حصول کے طریقہ کے ضمن میں تحریر فرماتے ہیں۔''جب قبرستان میں داخل ہو تو سورۃ انا فتحنالک دو رکعتوں میں پڑھ کر کعبہ کی طرف پیٹھ کر کے میت کی طرف منہ کر کے بیٹھ جائے اور گیارہ مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھ کر میت کی قبر کے قریب ہو جائے اور کہے یا روح الروح اور ضرب اسکی قلب پر لگائے حتیٰ کہ سینہ میں انشراح پیدا ہو جائے پھر انتظار کرے کہ روح کی طرف سے سالک کے دل پر کچھ فیض آتا ہے''(20) اسکے بعد شاہ ولی اللہؒ مزید فرماتے ہیں''اگر شیخ زندہ ہے تو سامنے پیٹھ کر کے بیٹھ جائے خالی الذہن ہو کے بیٹھے پھر دیکھے کہ روح کی طرف سے کس طرح فیض آتا ہے''(21) شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ تمام طریقہ سلاسل کے حضرات کو برحق جانتے ہوئے فیض بذریعہ روح کے ضمن میں فرماتے ہیں۔طریقہ چشتیہ، اویسیہ، قادری، یہ سب حضرات ہمارے پیر ہیں اور حضرت خواجہ نقشبند نے حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانیؒ سے (بذریعہ روح) ذکر خفی حاصل کیا تھا(22)

علامہ انور شاہ کشمیری روح سے اخذ فیض کے ضمن میں فرماتے ہیں''حق یہ ہے کہ روح سے فیض حاصل کرنے کے مسئلہ میں اور اسی کے سلوک و تصوف کے مسائل میں عارفین کے کلام کی طرف رجوع کیا جائے وہ لوگ اس فن سے اچھی طرح واقف ہوتے ہیں کیونکہ ہر فن کے مخصوص ماہر ہوتے ہیں''(23)

عزیز الفتاویٰ میں مذکور ہے۔نسبت اویسیت کے معنی روحی فیض کے ہیں اور یہ نسبت قوی اور صحیح ہے یہ بھی معلوم

ہوا کہ نسبت اویسیت کیلئے یہ ضروری نہیں ہے کہ حضرت اویس قرنیؒ سے کوئی مرید ہوا ہو اور یہ بھی واضح ہوا کہ نسبت اویسیت کا انکار غلط ہے چونکہ حضرت اویس قرنیؒ کو آنحضرت ﷺ سے روحی فیض حاصل ہوا اور صحبت آنحضرت ﷺ کی ان کو حاصل نہیں ہوئی جیسا کہ خود آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے۔ خیر التابعین اویس قرنی او کما قال ﷺ اس لئے جسکو روحی فیض کسی بزرگ سے حاصل ہوگا اس کو نسبت اویسیت سے تعبیر کریں گے۔(24)

فتاویٰ اور فیض بذریعہ روح

مولانا رشید احمد گنگوہی سے ارواح سے حصول فیض کی اصل کے بارے میں درج ذیل سوال کیا گیا۔ ''بعض صوفی قبور اولیاء پر چشم بند کیے بیٹھے ہیں اور سورۃ الم نشرح پڑھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارا سینہ کھلتا ہے اور ہم کو بزرگوں سے فیض ہوتا ہے اس بات کی کچھ اصل بھی ہے یا نہیں'' مولانا اسکے جواب میں فتاویٰ رشیدیہ میں لکھتے ہیں۔ ''اسکی بھی اصل ہے اس میں کوئی ہرج نہیں اگر بہ نیت خیر ہے'' (25) فتاویٰ عزیزیہ میں شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ روحانی فیض کے سوال کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں۔ کوئی صاحب باطن یا صاحب کشف کسی ولی اللہ کی قبر پر جا کر مراقبہ کرے تو اس سے روحانی فیض لے سکتا ہے یا نہیں تو آپ نے جواب دیا ہاں لے سکتا ہے۔(26)

مولانا اللہ یار خانؒ اور فیض بذریعہ رُوح

مولانا اللہ یار خانؒ نسبت اویسیہ کی وضاحت کے ضمن میں فرماتے ہیں! نسبت اویسیہ کے معنی روحی فیض کے ہیں اور یہ نسبت قوی اور صحیح ہے اور نسبت اویسیہ کے لئے یہ ضروری نہیں کہ خواجہ اویس قرنیؒ سے کوئی مرید ہوا ہو۔ واضح رہے کہ نسبت اویسیہ کا انکار غلط ہے چونکہ حضرت اویس قرنیؒ کو آنحضور ﷺ سے روحی فیض حاصل ہوا صحبت آنحضور ﷺ کی حاصل نہیں ہوئی اسلئے جس کو روحی فیض جس بزرگ سے حاصل ہوگا اُس کو نسبت اویسیہ سے تعبیر کریں گے۔(27)

رُوح سے اخذ فیض؟

مولانا اللہ یار خانؒ روح سے اخذ فیض کے بارے میں پائے جانے والے شکوک کی وضاحت کے ضمن میں فرماتے ہیں۔

سلسلہ نقشبندیہ اویسیہ کے متعلق اصل بات جو نہ جاننے والوں یا نادانوں کو کھٹکتی ہے، وہ یہ کہ کیا رُوح سے اخذِ فیض اور اجرائے فیض ہو سکتا ہے؟ اسکے جواب کی دو ہی صُورتیں ہیں، یا تو جاننے والوں پر اعتماد کرو، یا اس بحر میں خود اُتر کر دیکھو۔ دُوسری صورت تو وہی اختیار کر سکتا ہے جس میں طلب اور خلوص ہو، (28) جہاں تک ذوقی دلائل کا تعلق ہے صوفیاء کافتہً اور محققین علمائے ظواہر اس پر متفق ہیں خواص اُمّت کو رُوح سے فیض ملتا ہے۔ رہا یہ سوال کہ کیسے ملتا ہے تو اس حقیقت کا سمجھ میں آنا عارفین کاملین کا دامن پکڑے بغیر محال ہے اس کا تعلق ظاہری علم سے نہیں کہ کتابوں سے پڑھ کر آدمی

روح سے اخذ فیض کا طریقہ سیکھ لے۔(29)

مولانا اللہ یار خانؒ کی دعوت برائے روحانی بیعت

مولانا اللہ یار خانؒ روحانی بیعت کی دعوت دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

آدمی رضائے الٰہی کو مقصد بنا کر اور طلب صادق لے کر ہمارے سلسلہ میں آجائے تو انشاءاللہ تعالیٰ چھ ماہ کے عرصہ میں روح سے کلام بھی کرے گا۔ رُوح کو دیکھ بھی لے گا حتیٰ کہ یہ بھی دیکھ لے گا رُوح علیین میں ہو اور بدن صحیح ہو تو رُوح کا تعلق بدن سے کس طرح ہوتا ہے۔ اور اگر بدن صحیح نہ ہو تو ذرّات جسم کے ساتھ رُوح کا تعلق کیسے ہوتا ہے۔ اور یہ بھی دیکھ لے گا کہ نبی کریم ﷺ کی روح مبارک کا تعلق آپ ﷺ کے جسم اقدس سے جس صورت میں ہے، اس کی کیفیت کیا ہے اور آپ ﷺ قبر مبارک میں کس کیفیت سے زندہ ہیں بلکہ یہ بھی دیکھ لے گا کہ حضور ﷺ کے سینہ مبارک سے انوار کی بارش کس طرح ہوتی ہے ان انوار کی تاریں کس طرح مُسلمانوں کے قلوب تک پہنچتی ہیں اور یہ فیض کی تاریں کس طرح مومنوں کے ایمان کو قائم رکھے ہوئے ہیں۔(30)

سلاسل

آنحضور ﷺ کا یہ فیض باطنی صحابہ کرامؓ کو منتقل ہوا اور صحابہ کرامؓ سے سینہ بہ سینہ تابعین تبع تابعین اولیاء وصوفیاء کو منتقل ہوا جب اولیاء وصوفیاء کو یہ برکات نبوی ﷺ حاصل ہوئیں تو یہ برکات بعد میں چار معروف سلاسل چشتیہ، نقشبندیہ، قادریہ اور سہروردیہ کے وجود پذیر ہونے کا سبب بن گئیں ان سلاسل میں حصول فیض کیلئے دو نسبتیں پائی جاتی ہیں ایک نسبت حضوری اور دوسری نسبت اویسی ان چار سلاسل میں نسبت حضوری وہ نسبت ہے جس میں حضور ﷺ سے فیض کیلئے شیخ سے ملاقات ضروری ہے جبکہ نسبت اویسی میں حصول فیض کیلئے شیخ سے ملاقات ضروری نہیں اور یہ نسبت اویسی سلسلہ نقشبندیہ اویسیہ کی خصوصیت ہے بلکہ صدیوں بعد بھی اگر کوئی فیض حاصل کرنے کی استعداد پاتا ہے تو وہ نسبت اویسیہ سے فیض حاصل کرسکتا ہے اور یہ نسبت اویسیہ ہر وقت ظاہر نہیں ہوتی بلکہ صدیوں کے بعد اس کا ظہور ہوتا ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہؒ نسبت اویسیت کی کیفیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں!

''جسطرح پانی زمین کے نیچے ہوتا ہے اور کسی بھی وقت یہ چشمہ کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے اور زمین کو سیراب کرتا ہے اس طرح حقیقی تصوّف وسلوک بھی کبھی غائب ہو جاتا ہے پھر اللہ تعالیٰ کسی بندہ کو پیدا فرماتا ہے تو اسکی ذات تصوّف وسلوک کے چشمہ کے ظاہر ہونے کا سبب بن جاتی ہے اور پھر وہ ایک مخلوق کے قلوب کو سیراب کرتا ہے اس وجہ سے سلسلہ اویسیہ ظاہر میں متصل نہیں ہوتا مگر حقیقت میں متصل ہوتا ہے جو لوگ روح سے اخذ فیض اور اجرائے فیض سے واقف نہیں

ہوتے وہ بے چارے اس اتصال کی حقیقت کو کیسے جان سکتے ہیں'' (31)

اویسیہ طریقہ کے اصطلاحی معنی

عزیز الفتاویٰ میں اویسیہ طریقہ کے اصطلاحی معنی میں مذکور ہے کہ ''اویسیہ طریقہ کے معنی اب اصطلاحاً یہ ہیں کہ جس بزرگ کو کسی دوسرے بزرگ سے روحی فیض حاصل ہو اور بظاہر فیض صحبت حاصل نہ ہو اس کو کہا جاویگا کہ بطریق اویسیہ انکو فیض حاصل ہوا ہے۔(32)

نسبت اویسیت کا حصول

نسبت اویسیہ وہ واحد نسبت ہے جس کے فیوض و برکات آنحضور ﷺ کے قلب اطہر سے حضرت ابوبکر صدیق ؓ کے سینہ میں منتقل ہوئے آپ کے فضائل میں ہے کہ آپ کو ضمنیت کبریٰ حاصل تھی ضمنیت سے مراد یہ ہے کہ ایک ولی دوسرے کے ضمن میں ہو پس جو کمال پہلے کو حاصل ہوتا ہے دوسرا بے اختیار اس میں شریک ہوتا ہے اگر ایک ولی کی ضمنیت دوسرے ولی کو حاصل ہوا سے ضمنیت کبریٰ بولتے ہیں چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق ؓ کو ضمنیت کبریٰ حاصل تھی اس واسطے آنحضور ﷺ نے فرمایا۔ مَاحَبَّ اللّٰه فی صَدرِی اِلاَّ صبیته فی صَدرِ ابی بکر.

ترجمہ: ''یعنی حقائق و معارف میں سے اللہ نے جو میرے سینہ میں ڈالا ہے وہی میں نے ابوبکرؓ کے سینہ میں ڈال دیا'' (33)

وہ برکات نبوی جو آنحضور ﷺ سے سینہ صدیق ؓ میں منتقل ہوئیں ایک وقت ایسا بھی آیا کہ ان برکات کا فیض آنحضور ﷺ کی زندگی میں ہی امت کو حضرت ابوبکرؓ سے براہ راست مل رہا تھا۔ شاہ عبدالحق محدث دہلویؒ آپ ﷺ کے سفر ہجرت کے بارے میں لکھتے ہیں'' کہ راہ میں حضور اکرم ﷺ کا پائے اقدس مجروح ہو گیا تو حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے آنحضور ﷺ کو اپنے کاندھوں پر اٹھالیا اور غار ثور کے دہانے تک لائے'' (34)

یہ یقیناً وہ وقت تھا کہ جب آنحضور ﷺ دوش صدیق ؓ پر سوار تھے اور اس وقت جملہ کائنات قدوم صدیق ؓ سے برکات نبوی ﷺ حاصل کر رہی تھیں اور ابوبکر صدیق ؓ ہی وہ ہستی ہیں جنہیں معیت نبوی ﷺ کا اعلیٰ ترین مرتبہ حاصل ہے اور یہ معیت ذاتی نبیوں میں آنحضور ﷺ کو اور غیر نبیوں میں حضرت ابوبکرؓ کو حاصل ہے۔ امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر میں آنحضور ﷺ کی ہجرت مدینہ کے سفر کے بارے میں ایک نہایت اہم اور لطیف نکتہ حضرت ابوبکر صدیق ؓ کے بارے میں بیان فرماتے ہیں۔ ''چونکہ اس سفر میں آنحضور ﷺ کے ساتھ صرف حضرت ابوبکر صدیق ؓ تھے اس لئے اگر یہ فرض کر لیا جائے کہ اگر اس سفر میں رسول اللہ ﷺ فوت ہو جاتے تو حضور ﷺ کے تمام معاملات کے کفیل صرف حضرت ابوبکرؓ ہوتے اور امت کے متعلق آپ ﷺ کے وصی بھی حضرت ابوبکرؓ ہوتے اور اس سفر میں جو قرآن کی آیات نازل ہوتیں

انکی تبلیغ صرف حضرت ابوبکرؓ کرتے اور یہ تمام امور حضرت ابوبکرؓ کے فضائل عالیہ اور درجات رفیعہ پر دلالت کرتے ہیں''(35)

درج بالا فرمودات اس بات کی غمازی کرتے ہیں کہ نسبت اویسیہ کا منبع ومخزن سینہ صدیق ؓ ہے اور پھر یہ فیض آگے منتقل ہوتا ہے اب یہ نسبت سلسلہ نقشبندیہ اویسیہ کے کن کن شیوخ میں کب منتقل ہوئی اس کے بارے میں تحقیقی جائزہ لیا جائیگا۔

حضرت ابوبکر صدیق ؓ وحضرت حسن بصریؒ

نسبت اویسیہ کا مخزن سینہ نبوی ﷺ سے سینہ صدیق ؓ ہے اور پھر نسبت حضرت ابوبکر صدیق ؓ کے قلب اطہر سے چلتی ہے حضرت ابوبکر صدیق ؓ کا انتقال 13ھ(36) میں ہوتا ہے ان کے بعد حضرت حسن بصریؒ نسبت اویسیہ میں آتے ہیں۔ حضرت حسن بصریؒ نے حضرت ابوبکر صدیق ؓ کا زمانہ نہیں پایا لیکن حصول فیض کا ذریعہ سینہ صدیق ؓ سے وہی نسبت اویسیہ تھی اور آپ کا وصال 110ھ(37) میں ہوا۔ جبکہ حضرت حسن بصریؒ اور حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے کم وبیش سو برس کا فاصلہ تھا لیکن اس طویل مسافت کو طے کرتے ہوئے حضرت حسن بصریؒ نے حضرت ابوبکر صدیق ؓ کے سینہ پُرنور سے نسبت اویسیہ سے وہ اکتساب فیض کیا جو برکات نبوت تھیں۔(38)

حضرت حسن بصریؒ اور حضرت داؤد طائیؒ

حضرت حسن بصریؒ کے بصرہ میں 110ھ میں انتقال کے بعد شجرہ سلسلہ نسبت اویسیہ میں نام نامی حضرت داؤد طائیؒ کا آتا ہے۔ حضرت داؤد طائیؒ کی تاریخ پیدائش کا پتہ نہیں چلتا حضرت داؤد طائیؒ نے برکات نبوی ﷺ حضرت حسن بصریؒ سے اویسیہ طریقہ سے حاصل کیں آپکا انتقال 162ھ(39) میں ہوا دوسرے قول کے مطابق 165ھ میں بغداد میں ہوا حضرت داؤد طائیؒ اور حضرت حسن بصریؒ کے وصال کے درمیان 51 یا 54 سال کا فاصلہ ہے آپ کی حضرت حسن بصریؒ سے جسمانی ملاقات ہوئی یا نہیں مستند تواریخ میں اس کا پتہ نہیں چلتا لیکن آپ کے حصول فیض کا ذریعہ حضرت حسن بصریؒ سے نسبت اویسیہ ہی تھی۔(40)

حضرت داؤد طائیؒ اور حضرت جنید بغدادیؒ

حضرت داؤد طائیؒ کے بغداد میں 162ھ یا 165ھ میں وصال کے بعد شجرہ سلسلہ نسبت اویسیہ میں نام نامی حضرت جنید بغدادیؒ کا آتا ہے آپ کی ولادت 208ھ(41) میں بغداد میں ہوئی اور انتقال 297ھ(42) میں بغداد میں ہوا آپ کے اور حضرت داؤد طائیؒ کے وصال کے درمیان کم وبیش 123 برس کا فاصلہ آجاتا ہے لیکن اکتساب فیض کا ذریعہ طریقہ نسبت اویسیہ ہی رہا۔(43)

حضرت جنید بغدادیؒ وحضرت عبیداللہ احرارؒ

حضرت جنید بغدادیؒ کے بغداد میں 297ھ میں وصال کے بعد سلسلہ نسبت اویسیہ میں نام نامی حضرت عبیداللہ احرارؒ کا آتا ہے آپ کی ولادت 804ھ (44) میں تاشقند کے قریہ باغستان میں ہوئی 895ھ (45) میں سمرقند میں مدفون ہوئے آپ کے اور حضرت جنید بغدادیؒ کے وصال کے درمیان تقریباً چھ صدیوں کا فاصلہ ہے۔یعنی 600 برس کے طویل عرصہ بعد پھر ایک شخص نسبت اویسیہ قلب جنید بغدادیؒ سے پاکر دُنیا کو منور کردیتا ہے۔اور چھ صدیوں کا فاصلہ لمحوں میں سمٹ جاتا ہے۔(46)

حضرت عبیداللہ احرارؒ وحضرت مولانا عبدالرحمٰن جامیؒ

حضرت عبیداللہ احرارؒ کے سمرقند میں 895ھ میں وصال کے بعد شجرہ اویسیہ میں نام نامی مولانا عبدالرحمٰن جامیؒ کا آتا ہے آپ کی ولادت 817ھ (47) میں ہرات میں ہوئی اور وفات 898ھ (48) میں ہرات میں ہوئی حضرت عبدالرحمٰن جامیؒ نے اپنے شیخ حضرت عبیداللہ احرارؒ کا زمانہ پایا اور ملاقاتیں بھی ہوئیں اور عبدالرحمٰن جامیؒ کا انتقال اپنے شیخ کے انتقال کے تین سال بعد ہوا لہذا اس پر یقین کیا جاسکتا ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن جامیؒ کے حصول فیض کا ذریعہ بھی حضرت عبیداللہ احرارؒ سے نسبت اویسیہ ہی ہو۔(49)

حضرت عبدالرحمٰن جامیؒ وحضرت ابوایوب صالحؒ

حضرت عبدالرحمٰن جامیؒ کے ہرات میں 898ھ میں وصال کے بعد شجرہ نسبت اویسیہ میں ذکر حضرت ابوایوب صالحؒ کا آتا ہے۔ان کے حالات تاریخ کی کتابوں میں نہیں ملتے بلکہ انکے بارے میں معلومات کا ذریعہ بھی نسبت اویسیہ ہے ''شجرہ سلسلہ نسبت اویسیہ'' میں درج ہے کہ آپ کا تعلق یمن سے تھا بیشتر زمانہ دسویں صدی کا پایا اواخر نویں صدی عیسوی میں جب وہ اوائل عمر میں تھے یمن سے خراسان (ہرات) کا سفر کیا مولانا عبدالرحمٰن جامیؒ سے اکتساب فیض کے بعد حج کیلئے چلے گئے اور پھر یمن واپس لوٹ گئے اور آپ کا مزار یمن میں ہے۔(50)

حضرت ابوایوب صالحؒ وحضرت اللہ دین مدنیؒ

شجرہ سلسلہ نسبت اویسیہ میں حضرت ابوایوب صالحؒ جن کا وصال یمن میں دسویں صدی عیسوی میں ہوا کے بعد ذکر خیر حضرت اللہ دین مدنی کا ہوتا ہے آپ عرب تھے اور مدینہ میں روضہ رسول ﷺ کے مجاور تھے جب حضرت ابوایوب صالحؒ حج کے لئے تشریف لائے تھے تو حضرت اللہ دین مدنیؒ نے برکات نبوی ﷺ اپنے شیخ سے حاصل کیں اور ان کا زمانہ پایا حضرت ابوایوب صالحؒ نے حضرت اللہ دینؒ مدنیؒ کو مدینہ منورہ سے رخصت کر کے ہندوستان بھیج دیا آپ لنگر مخدوم (ضلع جھنگ کا علاقہ) تشریف لائے یہاں قیام کیا لنگر مخدوم میں ہی آپ کا انتقال ہوا اور آپ کا مزار لنگر

مخدوم میں ہے۔(51)

حضرت اللہ دین مدنیؒ و حضرت مولانا عبدالرحیمؒ

حضرت اللہ دین مدنیؒ کے بعد شجرہ نسبت اویسیہ میں مولانا عبدالرحیمؒ کا نام آتا ہے ان کا وصال 30 جنوری 1957ء کو ہوا حضرت ابوایوب صالحؒ کا دور دسویں صدی ھ کا تھا جبکہ مولانا عبدالرحیمؒ چودھویں صدی سے تعلق رکھتے تھے مولانا عبدالرحیمؒ اور ان کے شیخ حضرت اللہ دین مدنیؒ کے درمیان 4 صدیاں حائل ہیں مولانا عبدالرحیمؒ نے بھی اُسی نسبت اویسی سے ہی اپنے شیخ حضرت اللہ دین مدنی سے فیض حاصل کیا۔(52)

حضرت مولانا عبدالرحیمؒ و حضرت مولانا اللہ یار خانؒ

مولانا عبدالرحیمؒ کے بعد شجرہ نسبت اویسیہ میں نام نامی مولانا اللہ یار خانؒ کا آتا ہے مولانا اللہ یار خانؒ 1936ء میں لنگر مخدوم گئے جہاں مولانا عبدالرحیمؒ سے ملاقات ہوئی اور اُن ہی کی وساطت سے سلطان العارفین حضرت اللہ دین مدنیؒ سے رابطہ (روحانی) ہوا۔(53) مولانا اللہ یار خانؒ نے برکات نبویﷺ حضرت اللہ دین مدنیؒ سے حاصل کیں۔مولانا اللہ یار خانؒ کی ولادت 1904ءمیں ہوئی اور آپ کا وصال 1984ء کو ہوا۔مولانا اللہ یار خانؒ خود فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے محبوب شیخ (حضرت اللہ دین مدنیؒ) کی روح سے اخذ فیض اور اجازت لی ہے میرے اور میرے شیخ مکرم کے درمیان کوئی چار سو سال کا فاصلہ ہے میں نے اسی اویسی طریقہ سے اپنے شیخ کی روح سے فیض بھی حاصل کیا اور خلافت بھی ملی۔(54)

نسبت اویسیہ اور دیگر صوفیاء

نسبت اویسیہ ایسی نسبت ہے جس میں روح سے روح فیض حاصل کرتی ہے اور جب تک کوئی شیخ اسکا اظہار نہ کرے تو پتہ نہیں چلتا تاریخ صوفیاء میں بھی کم صوفیاء و اولیاء کے نام آتے ہیں ان کا ذکر بھی اس لئے تاریخ میں مل جاتا ہے کہ صوفیاء نے کہیں نہ کہیں اظہار کیا اور وہ تاریخ کے قلم میں آ گیا اور اس سے بعید نہیں کہ بہت سے صوفیاء کا اظہار تاریخ کے کاتب کی نوک پر آیا ہی نہ ہو اس لئے چند ایسے صوفیاء کا بھی ذکر کرتے ہیں جنہوں نے نسبت اویسیہ سے فیض پایا۔

عوارف المعارف میں مذکور ہے۔شیخ شہاب الدین سہروردیؒ کو حضرت غوث اعظمؒ سے فیض طریقت حاصل تھا شرف بیعت حاصل نہ تھا۔(55)

مشاہدات و معارف میں شاہ ولی اللہؒ فرماتے ہیں۔رسول اللہﷺ نے مجھے خود بہ نفس نفیس سلوک کے راستے پر چلایا اور آپﷺ نے اپنے مبارک ہاتھوں سے میری تربیت فرمائی چنانچہ میں آپﷺ کا اویسی اور براہ راست شاگرد ہوں۔(56)

عزیز الفتاویٰ میں مذکور ہے۔اویسیت کی نسبت قوی اور صحیح ہے شیخ ابوعلی فارمدیؒ کوابوالحسن خرقانیؒ سے روحی فیض ہے اُنکو بایزید بسطامیؒ کی روحانیت اور اُن کوامام جعفر صادقؒ کی روحانیت سے تربیت ہے۔(57)

نسبت اویسیہ کے حصول کا طریقہ

برزخ سے یا عالم امر(58) سے یا اہل اللہ سے جو دُنیا سے کوچ کر چکے ہیں۔ان سے فیض حاصل کرنے لئے سالک کو برزخ میں رسائی چاہیے کوئی زندہ شیخ ایسا ہو جو سالک کی اتنی تربیت کرے کہ اسکی روح برزخ والے کی روح سے ہم کلام ہو سکے ہم سخن ہو سکے، برکات حاصل کر سکے ،تعلیمات حاصل کر سکے ،تو کوئی زندہ شیخ سالک کو مراقبات (59) ثلاثہ(احدیت(60)،معیت(61)،اقربیت(62) کرائے مراقبات ثلاثہ اگر کسی کے مضبوط ہو جائیں تو مراقبات ثلاثہ والا برزخ میں کلام کرسکتا ہے اور برزخ میں اسکی رسائی ہوسکتی ہے اور برزخ والوں سے فیض حاصل کرسکتا ہے۔

لہٰذا سلسلہ نقشبندیہ اویسیہ کے شیوخ جن کے درمیان دو دو سو سال چار چار سو سال کا فاصلہ ہے تو یقیناً انہیں کسی نہ کسی نے مراقبات ثلاثہ کروائے ہوں گے اور برزخ میں رابطہ کروایا ہوگا تو جس نے بھی اتنا کام کیا اسے نسبت اویسیہ والوں نے اپنے شجرے میں شامل نہیں کیا کیونکہ نسبت اویسیہ والوں کا قاعدہ ہے کہ باقی سارے سلسلوں میں فنافی اللہ اور بقاباللہ کوآخری منازل قرار دیا گیا ہے فنابقا سلاسل کی انتہا ہے جبکہ نسبت اویسیہ میں فناو بقاء ابتداء ہے لہذا شجرہ مبارک میں صرف وہ نام نامی آئے جنہوں نے لوگوں کوفنا و بقا سے آگے چلایا اور انہیں عالم امر تک لے گئے اور نسبت اویسیہ والے ولایت کوشمار اس طرح کرتے ہیں کہ جو عالم امر میں پہنچا وہ گھر پہنچا ترقی اس سے آگے کرے گا۔(63)

مصادر۔ مراجع وحواشی

۱۔ اللہ یار خان، دلائل السلوک، چکوال، ادارہ نقشبندیہ اویسیہ، س ت ندارد، ص 309

۲۔ فرید الدین عطار، تذکرہ اولیاء (اُردو)، مترجم سید عطر شاہ، لاہور، الفیصل تاجران کتب اُردو بازار، س ت، ندارد، ص 14

۳۔ شاہ ولی اللہ، ہمعات، مطبوعہ حیدر آباد دکن، س ت ندارد، ص 21

۴/۵۔ حافظ عماد الدین ابوالفداء اسماعیل ابن کثیر تفسیر ابن کثیر، کراچی، نور محمد کتب خانہ، س ت ندارد، ص 18، 16، ج 3۔

۶/۷۔ ولی الدین محمد بن عبداللہ، مشکوۃ المصابیح، کراچی، محمد سعید اینڈ سنز مولوی مسافر خانہ، س ت ندارد، باب المعراج

۸۔ فخر الدین رازی، تفسیر کبیر، دار الکتب العلمیۃ طہرانہ طبع ثانیہ، س ت، ندارد، ص 465، ج 5

۹۔ ابن حجر عسقلانی، فتح الباری (شرح بخاری) لاہور، الکتب الاسلامیہ، شارع شیش محل پاکستان، س ت ندارد، ص 338، ج 2

۱۰۔ ولی الدین محمد بن عبداللہ، مشکوۃ المصابیح، باب قرآن کے فضائل

۱۱۔ ولی الدین محمد بن عبداللہ، مشکوۃ المصابیح، باب قرآن کے فضائل

۱۲۔ سلطان باہو، کلید التوحید ترجمہ مولانا عبدالستار، لاہور، اللہ والے کی قومی دوکان کشمیری بازار، س ت ندارد، ص 3۔

۱۳/۱۴۔ شرف الدین یحیٰ منیری، احوال الانوار (ترجمہ سید ضمیر الدین احمد) پٹنہ، خدابخش اورینٹل لائبریری، س ت 1994ء، ص 73، 2۔

۱۵۔ مجدد الف ثانی، مکتوبات امام ربانی (فارسی)، استنبول، ایجوکیشنل، س ت ندارد، مکتوب 291، ص 606، مکتوب 239، ص 397۔

۱۶۔ شہاب الدین سہروردی، عوارف المعارف، (مترجم شمس بریلوی) کراچی، مدینہ پبلشنگ کمپنی س ت ندارد، ص 105۔

۱۷۔ شاہ ولی اللہ، ہمعات، محولہ بالا ص 21۔

۱۸۔ شاہ ولی اللہ، مشاہدات ومعارف، ترجمہ فیوض الحرمین، (مترجم پروفیسر محمد سرور) لاہور، سندھ ساگر اکادمی، س ت فروری 1947ء، ص 163

۱۹۔ شاہ ولی اللہ، الفوز الکبیر، ترجمہ وحواشی محمد سلیم عبداللہ، کراچی، اُردو اکیڈمی سندھ، س ت 1960ء، ص 21۔

۲۰/۲۱۔ شاہ ولی اللہ، شفاء العلیل، (ترجمہ القول الجمیل)، لاہور، مدینہ پبلشنگ کمپنی میکلوڈ روڈ، س ت ندارد، ص 121، 85۔

۲۲۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی، فتاویٰ عزیزیہ، کراچی، ایچ ایم سعید کمپنی پاکستان چوک س ت 1408ء، ص 105۔

۲۳۔ محمد انور کاشمیری، فیض الباری، مطبعۃ حجازی بالقاہرۃ، طبع الاولی س ت 1938م ص 320، ج 4۔

۲۴۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی، فتاویٰ عزیزیہ محولہ بالا ص 140۔

۲۵۔ رشید احمد گنگوہی، فتاوی رشیدیہ، کراچی، سعید کمپنی ادب منزل پاکستان چوک، کراچی، س ت اپریل 1988ء، ص 224۔

۲۶۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی، فتاویٰ عزیزیہ محولہ بالا ص 172۔

۲۷/۲۸/۲۹/۳۰۔ اللہ یار خان، دلائل اسلوک محولہ بالا، ص 286، 287، 225، 226، 226۔

۳۱۔ شاہ ولی اللہ، ہمعات، محولہ بالا،ص86

۳۲۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی، فتاویٰ عزیزیہ، محولہ بالا،ص139۔

۳۳۔ محمد نور بخش توکلی، تذکرہ مشائخ نقشبندیہ، لاہور، نوری بک ڈپو،س ت ندارد،ص27،26۔

۳۴۔ شاہ عبدالحق محدث دہلوی، مدارج نبوت، (ترجمہ غلام معین الدین نعیمی)، کراچی، مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی،س ت، ندارد،ص 97،ج 2۔

۳۵۔ فخر الدین رازی، تفسیر کبیر، محولہ بالا،ص438،440 /ج4

۳۶۔ محمد بن جریر طبری، تاریخ الامم والملوک (تاریخ طبری) بالقاہرۃ، مطبع الاستقامۃ،س ت 1957ء،ص611،ج2۔

۳۷۔ شہزادہ دارالشکوہ، سفینۃ الاولیاء (ترجمہ محمد علی لطفی) کراچی نفیس اکیڈمی،س ت 1961ء،ص50

۳۸۔ محمد اکرم اعوان، شجرہ سلسلہ نسبت اویسیہ، چکوال، ادارہ نقشبندیہ اویسیہ دارالعرفان منارہ، باراول،س ت اپریل 1999ء، اگست 2002ء،ص20۔

۳۹۔ شہزادہ دارالشکوہ، سفینۃ الاولیاء، محولہ بالا،ص159۔

۴۰۔ محمد اکرم اعوان، شجرہ سلسلہ نسبت اویسیہ، محولہ بالا،ص20۔

۴۱۔ نصرت اللہ معیان، کارنامہ بزرگان ایران، ایران،س ت ندارد،ص91۔

۴۲۔ الخطیب بغدادی، تاریخ بغداد، مصر قاہرہ،س ت 1931ء،ص245،ج7۔

۴۳۔ محمد اکرم اعوان، شجرہ سلسلہ نسبت اویسیہ، محولہ بالا،ص20۔

۴۴/۴۵۔ شہزادہ دارالشکوہ، سفینۃ الاولیاء، محولہ بالا،ص114,114۔

۴۶۔ محمد اکرم اعوان، شجرہ سلسلہ نسبت اویسیہ،ص20 ۔

۴۷/۴۸۔ عبدالرحمٰن جامی، نفحات الانس، ترجمہ حیات صوفیاء مترجم محمد ادریس انصاری، صادق آباد، ادارہ تبلیغ اسلام،س ت ندارد،ص 22,22۔

۴۹/۵۰/۵۱/۵۲۔ محمد اکرم اعوان، شجرہ سلسلہ نسبت اویسیہ، محولہ بالا،ص23,22,21۔

۵۳۔ ماہنامہ، المرشد، سرپرست اعلیٰ مولانا محمد اکرم اعوان، لاہور، اویسیہ سوسائٹی کالج روڈ ٹاؤن شپ، حضرت جی نمبر، تاج رحیم، ایک نظر میں،ص36

۵۴۔ اللہ یار خان، دلائل اسلوک، محولہ بالا،ص286۔

۵۵۔ شہاب الدین سہروردی، عوارف المعارف، محولہ بالا،ص105۔

۵۶۔ شاہ ولی اللہ، مشاہدات ومعارف، محولہ بالا،ص163۔

۵۷۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی، فتاویٰ عزیزیہ، محولہ بالا،ص140 ۔

۵۸۔ عالم امر کا مطلب یہ ہے کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے۔ انما امرہ اذا اراد شیاً ان یقول له کن فیکون (یعنی بے شک اس کا امر حکم یہی ہے کہ جب کرنا چاہیے کسی چیز کو تو کہے ہوجاؤ اس وقت ہوجائے) پس جو دُنیا کُن کے کہتے ہی بن گئی وہ عالم امر ہے اور پانچ لطائف یعنی قلب روح خفی اور اخفی عالم امر سے ہیں (بحوالہ مولانا ناز وار حسین شاہؒ، عمدۃ السلوک، حصہ دوم،ص212)

۵۹۔ مراقبہ دل کو وسواس وخطرات سے خالی کر کے فیض خُداوندی اور رحمت الٰہی کا انتظار کرنا اور اس فیض کا اس کے مورد پروار ہونے کا لحاظ کرنا مراقبہ کہلاتا ہے (مولانا نازوار حسین شاہ، عمدۃ السلوک، 285۔

۶۰۔ مراقبہ احدیت میں سالک کو حق تعالیٰ کے ساتھ حضور اور اس کے ماسواء سے غفلت حاصل ہوجاتی ہے حتیٰ کہ کم از کم چار گھڑی تک خطرے وسوسے کے بغیر یہ حضور حاصل ہو جائے تو سمجھنا چاہیے کہ اس مراقبہ کے اثرات مرتب ہورہے ہیں (مولانا نازوار حسین شاہ، عمدۃ السلوک، ص285) مراقبہ احدیت کا مفہوم اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے مقابلے میں تمام عالم معدوم ہیں پناه بلندی و پستی توئی ، همه نیست ند آنچه هستی توئی (دلائل السلوک، ص79)

۶۱۔ مراقبہ معیت۔ اس مراقبہ میں وھو معکم اینما کنتم (یعنی وہ ہر جگہ تمہارے ساتھ ہے) کے معنی کا خیال کر کے خلوص دل کے ساتھ زبان خیال سے یہ تصور کرے کہ اس ذات پاک سے جو میرے ساتھ اور کائنات کے ہر ذرے کے ساتھ ہے جس کی صحیح کیفیت حق تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ میرے لطیفہ قلب میں فیض آرہا ہے۔ (مولانا نازوار حسین شاہ، عمدۃ السلوک، ص289) مراقبہ معیت میں یہ سوچے کہ ہر جگہ ذات باری تعالیٰ حاضر وناظر ہے صرف باعتبار علم کے نہیں بلکہ باعتبار ذات کے میرے ساتھ ہے اسکی ہیبت اپنے قلب پر طاری رکھے (دلائل السلوک، ص79)

۶۲۔ مراقبہ اقربیت میں قرب ذات کے وجود کا خیال رکھے کہ وہ باعتبار ذات کے قریب اور باعتبار وجدان کے بعید ہے (دلائل السلوک، ص79)